

کیا چوڑائی میں بھی داڑھی ایک مشمت ہونا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عرضا یعنی چوڑائی میں داڑھی کی مقدار کیا ہے؟ جس طرح طول یعنی لمبائی میں داڑھی جب ایک مٹھی سے زائد ہو جائے تو ہی زائد بالوں کو کاٹ سکتے ہیں، کیا اسی طرح عرض میں بھی یہی شرط ہے کہ ایک مٹھی سے زائد بال ہی کاٹ سکتے ہیں یا اس میں بغیر کسی شرط کے جتنے بال بھی ہوں کاٹ سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضور علیہ السلام اور صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و افعال اور تصریحات فقہاء امت علیہم الرحمہ سے داڑھی کی حد ایک مشمت ہونا معلوم ہے اور بالوں کا جو حصہ داڑھی میں شامل ہے وہ تمام ہی ایک مشمت رکھنا واجب ہے، لہذا لمبائی یا چوڑائی میں داڑھی کو ایک مشمت سے کم کرنا یا بالکل کاٹ دینا دونوں ناجائز و گناہ ہیں اور ایک مشمت سے زائد بالوں کا کٹنا ناجائز ہے۔

اب داڑھی کی حد کیا ہے اس کو آسان الفاظ میں یوں سمجھئے کہ داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبرٹوں اور ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضا اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے، اب اگر کوئی شخص اپنے کانوں کے برابر والے بالوں میں سے وہ بال چھوٹے کرواتا ہے کہ جو قلموں سے نیچے لمبائی یا چوڑائی میں داڑھی کا حصہ ہیں تو وہ گنہگار ہوگا کیونکہ داڑھی کے بالوں کو لمبائی اور چوڑائی دونوں طرح سے ایک مشمت پوری ہونے سے پہلے تھوڑا یا زیادہ کاٹنا جائز نہیں ہے۔ کسی حدیث و اثر یا فقہی جزیئے سے عرض میں داڑھی کو ایک مشمت سے کم کاٹنے کا جواز ثابت نہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے :

”کان أبوہریرۃ یقبض علی لحیتہ، ثم یأخذ ما فضل عن القبضة“

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی ہاتھ میں لیتے پھر جو ایک مشت سے زائد ہوتا اس کاٹ لیتے۔ (المصنف لابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 225، حدیث 25481، مکتبہ الرشد)

اسی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت نافع سے مروی ہے :

”أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مَا فَوْقَ الْقَبْضِ، وَقَالَ وَكَعِجَ: مَا جَاوَزَ الْقَبْضَةَ“

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مشت سے زائد کو کاٹتے تھے اور امام وکیع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : جب ایک مشت سے تجاوز ہو جاتی تو کاٹتے تھے۔ (المصنف لابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 225، حدیث 25485، مکتبہ الرشد)

نیز جن روایات میں حضور علیہ السلام یا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا داڑھی کے طول یا عرض سے بال کا ٹنڈ کور ہے تو ان روایات کی شرح میں محدثین کرام نے واضح تصریح فرمائی ہے کہ ان حضرات عالیہ کا یہ عمل ایک مشت مکمل ہونے کے بعد داڑھی کے بالوں کو ایک برابر کرنے اور تزین کے طور پر تھا نہ کہ ایک مشت سے پہلے۔

مشکوۃ المصابیح میں ہے :

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ، مِنْ عَرْضِهَا وَطَوْلِهَا“

ترجمہ : حضور علیہ السلام اپنی داڑھی کے طول و عرض سے بال کاٹتے تھے۔

اس کے تحت المفاتیح فی شرح المصابیح میں علامہ مظہر الدین زیدانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”يعْنِي: تَسْوِيَةُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ وَتَزْيِينُهَا سُنَّةٌ، وَهِيَ أَنْ يَقْصَّ كُلَّ شَعْرَةٍ أَطْوَلَ مِنْ غَيْرِهَا؛ لِتَسْتَوِيَ جَمِيعُهَا“

ترجمہ : اس سے مراد داڑھی کے بالوں کو برابر کرنا اور مزین کرنا ہے یوں کہ جو بال بڑا ہے اسے کاٹ کر کم کر دیا جائے

تاکہ سب برابر ہو جائیں۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، جلد 5، صفحہ 46، حدیث 3432، دار النوادر)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

واللفظ للاول: ”وهو لا ينافي إحصاء اللحية وتوفيرها الأمور به، وإنما ينافية قصها وقصرها عن القدر المسنون“

ترجمہ : یہ کاٹنا اس حکم کے منافی نہیں جس میں داڑھی بڑھانے کا فرمایا ہے کیونکہ اس کے منافی تو داڑھی کو بالکل کاٹنا یا مسنون مقدار (یعنی : ایک مشت) سے کم کرنا ہے۔ (لمعات التتبع، جلد 7، صفحہ 418، دار النوادر، فیض القدير، جلد 5، - صفحہ 193، المکتبۃ

التجاریۃ)

اور اسی حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : (حضور علیہ السلام داڑھی کے طول و عرض

سے کاٹتے تھے) اس طرح کہ لمبائی میں مٹھی بھر یعنی چار انگل سے زیادہ بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور چوڑائی میں اس

دائرے کے حد میں جو بال آتے باقی رکھے جاتے اس سے بڑھتے ہوئے کاٹ دیئے جاتے۔ چار انگل تک داڑھی رکھنا واجب ہے، داڑھی منڈانا یا کتر و نافق ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے داڑھی مٹھی میں پکڑتے تو جو مٹھی سے باہر بال ہوتے انہیں کاٹ دیتے تھے وہ عمل اس حدیث کی شرح ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 150، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ”لحمی جمع ہے لحمیۃ کی بمعنی داڑھی، رخسار اور ٹھوڑی پر جو بال ہیں انہیں لحمیۃ یعنی داڑھی کہا جاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ داڑھی کو ہاتھ نہ لگاؤ اسے بڑھنے دو اس کے بڑھنے کی حد دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کی لمبائی چوڑائی سے کچھ کترتے تھے، اسے حضرت عبداللہ ابن عمر کے فعل شریف نے واضح کیا آپ چار انگلی یعنی مٹھی بھر سے زیادہ کو کٹوا دیتے تھے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 142، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

حضرت علامہ علی قاری، علامہ طیبی رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ کے تمام شارحین حدیث نے یہی شرح کی ہے کہ آپ علیہ السلام کا طول و عرض سے کچھ بال کاٹنا مقدار واجب کے بعد تھا، چنانچہ لکھتے ہیں:

”هذا لا ينافي قوله صلى الله عليه وسلم: أعفوا اللحى؛ لأن المنهي هو قصها كفعل الأعاجم أو جعلها كذنب الحمام، والمراد بالإعفاء التوفير منها كما في الرواية الأخرى، والأخذ من الأطراف قليلا لا يكون من القص في شيء اهـ. وعليه سائر شراح المصابيح من زين العرب وغيره، وقيد الحديث في شرح الشريعة بقوله: إذا زاد على قدر القبضة، وجعله في التنوير من نفس الحديث--- وفي النهاية شرح الهداية: واللحية عندنا طولها بقدر القبضة“

ترجمہ: (حضور علیہ السلام کا طول و عرض سے بال کاٹنا) یہ آپ علیہ السلام کے فرمان: اور داڑھی کو معافی دو، اس کے خلاف نہیں کیونکہ ممنوع عجمیوں کی طرح داڑھی کو کاٹنا یا اسے کبوتر کی دم کی طرح بنانا ہے اور معافی دینے سے مراد داڑھی کو (مقدار واجب تک) بڑھانا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے اور داڑھی کے کناروں سے کچھ کاٹنا یہ داڑھی سے کچھ بھی کاٹنا نہیں ہے۔ اور اسی پر مصابیح کے تمام شارحین مثل زین العرب وغیرہ ہیں اور شرعہ کی شرح میں حدیث کو اس قید سے مقید کیا ہے کہ جب داڑھی ایک مٹھی کی مقدار سے بڑھ جاتی (تو کاٹتے تھے) اور تنویر میں یہ جملہ نفس حدیث سے قرار دیا نیز نہایت شرح ہدایہ میں ہے کہ ہمارے نزدیک داڑھی کو ایک مشت لمبا کرنا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 2822، دار الفکر)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

”عن مجاهد قال: رأيت بن عمر قبض على لحيته يوم النحر ثم قال للحجام خذ ما تحت القبضة“

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوم نحر میں اپنی داڑھی ہاتھ میں ایک مشت کے برابر لیتے پھر حجام سے فرماتے جو ایک مشت سے زائد ہے وہ کاٹ دو۔ (الاستنکار، جلد 4، صفحہ 318، دارالکتب العلمیہ)

جن روایات میں بعض صحابہ مثل عبد اللہ بن عمرو وغیرہ یا تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کے عرض سے بال کاٹتے تھے تو ان تمام کا بھی وہی محمل ہے جو اوپر مذکور ہوا نیز ان تمام آثار کو ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ ان کا درست محمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”فكان المعنى عنده وعند جمهور العلماء الأخذ من اللحية ما تطاير

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جمہور علماء کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ داڑھی کے جو بال (حد واجب سے زائد) لٹکتے ہوں انہیں کاٹنا جائز ہے۔ (الاستنکار، جلد 4، صفحہ 318، دارالکتب العلمیہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عبد اللہ بن عمرو و حضرت ابو ہریرہ و غیر ہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے افعال و اقوال اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عامہ کتب فقہ و حدیث کی تصریح سے اس کی حد یکمشت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 655، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ غرائب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”كان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما يقول للحلاق بلغ العظمين فانهما منتهى اللحية يعني حدا ولذا لم يسميت لحية لان حداها اللحية“

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجام سے فرمایا کرتے تھے کہ دو ہڈیوں تک پہنچ جا، کیونکہ وہ دونوں داڑھی کی حدود یعنی آخری حصہ ہیں اسی لئے داڑھی کو لِحیہ کہا گیا ہے کیونکہ اس کی حدود جبرڑے (اللحی) تک ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 596، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت نے جد الممتار میں قرۃ العین میں موجود داڑھی کی تعریف کو اظہر قرار دیا، چنانچہ فرماتے ہیں:

”والاظہر ما في قرۃ العین شرح فتح المعین من قوله (لحية: هي اسم ما نبت على الذقن وهو مجتمع اللحيين وعذار: وهو ما نبت على العظم المحاذي للاذن وعارض: وهو ما انحط عنه الى اللحية“

ترجمہ: (داڑھی کی) اظہر تعریف وہ ہے جو قرة العین شرح فتح المعین میں ہے مصنف فرماتے ہیں: داڑھی وہ بال ہیں جو ٹھوڑی پر اگتے ہیں اور ٹھوڑی دونوں جبرٹوں کے ملنے کی جگہ ہے اور عذار (پراگتے ہیں): (عذار یعنی) کانوں کے محاذی ہڈی پر اگتے ہیں اور عارض (پراگتے ہیں): (عارض وہ ہے) جو عذار سے جبرٹوں کی طرف نیچے کو آتا ہے۔ (جد الممتار جلد 1، صفحہ 329، مکتبۃ المدینہ)

داڑھی کی حد کو مزید وضاحت سے بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تین قسمیں بیان کیں، چنانچہ جد الممتار میں لکھتے ہیں:

”وبالجملة قسموا اللحية الى ثلاثة اقسام مبدءا هما على الخدين محاذى الاذنين من تحت الصدغين ومنتهما هما على الذقن وخصوها باسم اللحية والاول عذار وما بينهما على الخدين عارض والكل لحية“

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ کہ فقہائے کرام نے داڑھی کو تین حصوں میں تقسیم کیا، داڑھی کی ابتدا کنپٹی کے نیچے کانوں کے محاذی گال کے حصے سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا ٹھوڑی ہے، فقہائے کرام نے اسے (یعنی کنپٹی کے نیچے سے ٹھوڑی تک کو) داڑھی کا نام دیا ہے، پہلا حصہ عذار کہلاتا ہے اور جوان (عذار اور ٹھوڑی) کے درمیان گال کے حصے پر ہے وہ عارض ہے اور یہ تمام داڑھی کہلائے گی۔ (جد الممتار جلد 1، صفحہ 329، مکتبۃ المدینہ)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ سے فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا: داڑھی کا ارسال تا بہ یکمشت تو معلوم ہے مگر اس کے حدود کہاں تک ہیں یعنی چہرہ پر کل بال خواہ آنکھوں تک کیوں نہ ہوں داخل ریش ہیں یا کہاں تک اور خط بنوانے میں کہاں تک احتیاط مناسب ہے؟

اس سوال سے سائل کا مقصود ہی یہ ہے کہ داڑھی جس کو ایک مشت مکمل رکھنا واجب ہے وہ کونسے بال ہیں؟ تو اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے داڑھی کے طول و عرض دونوں کو بیان فرمایا، جس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ طول و عرض دونوں میں داڑھی کی حد شرعی ایک مشت واجب ہے، چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبرٹوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرض اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں یہ بال قدرتی طور پر مولے ریش سے جدا ممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ

سے جدا ہوتے ہیں نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 596، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس بارے میں صریح ہے کہ داڑھی کو طولاً و عرضاً دونوں طرح ایک مشت رکھنا واجب ہے۔

در مختار میں ہے :

”وَأَمَّا الْأَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُونَ ذَلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ، وَمَخْنَثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يَبِحْهُ أَحَدٌ، وَأَخْذُ كُلِّهَا فَعَلُ يَهُودِ الْهِنْدِ وَمَجُوسِ الْأَعَاجِمِ“

ترجمہ : بہر حال داڑھی ایک مشت سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغربی اور ہجڑے کرتے ہیں، اسے کسی نے مباح نہیں سمجھا اور مکمل صاف کر دینا یہود ہند اور عجمی مجوس کا فعل ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 418، دار الفکر)

ایک مشت سے زائد داڑھی کٹوانے کے حوالے سے فقہائے کرام کے دو طرح کے اقوال ہیں کہ بعض فقہاء علیہم الرحمہ نے مطلقاً داڑھی کے اطراف سے بال کاٹنے کو جائز لکھا اور اکثر نے "اذا طالت" کی قید لگائی، جن فقہائے کرام نے "اذا طالت" کی قید نہ لگائی اس سے ہر گز یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ داڑھی کے اطراف سے طولاً یا عرضاً بالکل جتنا چاہے کاٹ سکتے ہیں بلکہ جب ایک مشت رکھنا واجب ہے تو ان کے فرامین کا مطلب بھی وہی ہے کہ جب داڑھی ایک مشت سے لمبی ہو جائے تو اب اس کے اطراف سے کاٹ سکتے ہیں جیسا کہ اکثر فقہائے کرام علیہم الرحمہ کی "اذا طالت" کی قید سے واضح ہوتا ہے۔

نیز عبارات فقہاء میں اطراف اللحية کے الفاظ ہیں اور یہ واضح ہے کہ طرف کا لفظ عرض (چوڑائی) کیلئے متعین نہیں بلکہ طرف مطلقاً کسی چیز کے کنارے کو کہتے ہیں خواہ وہ طول میں ہو یا عرض میں۔ علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

”وَلَا بَأْسَ بِنَتْفِ الشَّيْبِ وَأَخْذِ أَطْرَافِ اللَّحْيَةِ إِذَا طَالَتْ“

ترجمہ : سفید بال اکھیرنے اور داڑھی جب لمبی ہو جائے (یعنی : ایک مشت سے زائد ہو جائے) تو اس کے کناروں سے بال کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ (البنایہ، جلد 4، صفحہ 73، دار الکتب العلمیہ)

در مختار میں علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ نے اطراف لحيہ سے بال کاٹنے کو مطلقاً بلا قید "اذا طالت" کے لکھا، لیکن اس کے ساتھ ہی مقدار واجب کی وضاحت بھی کر دی جیسا کہ در مختار میں ہے :

”ولا بأس بئنتف الشيب أخذ أطراف اللحية والسنة فيها القبضة“

ترجمہ : سفید بال اور داڑھی کے اطراف سے بال کاٹنے میں حرج نہیں۔ اور داڑھی میں مسنون (یعنی : سنت سے ثابت) مقدار ایک مشت ہے۔ (الدر المختار، صفحہ 664، دارالکتب العلمیہ)

نیز اس کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

”وفي شرح الشيخ إسماعيل لا بأس بأن يقبض على لحيته، فإذا زاد على قبضته شيء جزء كما في المنية، وهو سنة كما في المبتغى وفي المجتبى والينابيع وغيرهما لا بأس بأخذ أطراف اللحية إذا طالت“

یعنی : شرح شیخ اسماعیل میں ہے کہ داڑھی کو پکڑ کر دیکھے، قبضہ سے جو بال زیادہ ہو اسے کاٹ دے، ایسا ہی منیہ میں ہے۔ اور ایک مشت سنت ہے جیسا کہ مبتغی میں ہے اور مجتبیٰ وینایع وغیرہ میں ہے کہ جب داڑھی لمبی ہو جائے تو اس کے کناروں سے بال کاٹنے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 418، دارالفکر)

حاصل کلام یہ ہے کہ بیان کردہ تصریحات محدثین و فقہاء سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ داڑھی کو طولا و عرضاً شرعی سے کم کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور کسی حدیث و اثر یا فقہی جزئیہ سے عرض میں داڑھی کو ایک مشت سے کم کرنے کا ثبوت نہیں ہے۔

اب یہاں در مختار کی عبارت (والسنة فيها القبضة) سے کسی کے ذہن میں یہ اشکال نہ آئے کہ ایک مشت تو سنت ہے، ناکہ واجب، اس لئے ہم نے قوسین میں مسنون کا معنی واضح کر دیا کہ مسنون سے مراد یہ ہے کہ جو چیز سنت سے ثابت ہو، تو اس سے وجوب کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشعة اللمعات میں تصریح فرمائی، چنانچہ فتاویٰ فیض الرسول میں اشعة اللمعات جلد اول کے حوالے سے مذکور ہے : محدث کبیر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”خلق کردن لحيه حرام است و روش افرنج و ہنود و جوالقیان ست کہ ایشان را قلندر یہ گویند و گذاشتن آن بقدر قبضه واجب است“ و آنکہ راست گویند بمعنی طریقہ مسلوک در دین ست یا بجهت آن کہ ثبوت آن بسنت ست چنانکہ نماز عید راست گفتہ اند... یعنی : داڑھی منڈانا حرام ہے انگریزوں، ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے اور جن فقہانے ایک مشت داڑھی رکھنے کو

سنت قرار دیا (تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے نزدیک واجب نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یا) تو سنت سے مراد دین کا چالو راستہ ہے یا اس وجہ سے کہ ایک مشیت کا وجوب حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ نماز عید کو مسنون فرمایا (حالانکہ نماز عید واجب ہے)۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 261، مطبوعہ لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حمزہ محمد حسان عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: HAB-529

تاریخ اجراء: 03 رمضان المبارک 1446ھ / 04 مارچ 2025ء



دارالافتاء
www.fatwaqa.com



www.fatwaqa.com



Dar-ul-ifta AhleSunnat



daruliftaahlesunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net



DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)